رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ
فی پرچہ ۲ آنہ
یوم پنجشنبہ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ
جلد ۴۴/۹ یکم تبوک ۱۳۳۴ ہش - یکم ستمبر ۱۹۵۵ء نمبر ۲۰۶

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

ربوہ ۳۱ اگست۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کے متعلق لاہور سے ۲۹ اگست کی ارسال کردہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ آپ کی طبیعت بحیثیت مجموعی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ لیکن کبھی کبھی اعصابی تکلیف کا دورہ ہو جاتا ہے۔ اور گردہ میں بھی خفیف درد ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت بھی بہتر ہے۔ لیکن ابھی کمزوری بہت ہے۔ اور بلڈ پریشر بھی کچھ زیادہ ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ حضرت میاں صاحب ممدوح اب جلد ہی ربوہ واپس تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہیں÷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ڈاکٹر نے حضور ایدہ اللہ کی صحت کو مکمل طور پر تسلی بخش قرار دیا الحمد للہ

احباب حضور کی صحت اور بخیریت واپسی کے لئے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۳۱ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل کے نام سوئٹزرلینڈ سے آمدہ تازہ برقیہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہاں کے ڈاکٹر روزیر نے حضور کی صحت کو مکمل طور پر تسلی بخش قرار دیا ہے الحمد للہ۔ برقیہ کا مکمل ترجمہ درج ذیل ہے:۔

زیورچ (سوئٹزرلینڈ) ۲۹ اگست۔ آج ڈاکٹر روزیر نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا آخری معائنہ کیا۔ اور حضور کی صحت کو مکمل طور پر تسلی بخش قرار دیا۔ الحمد للہ۔ احباب حضور کی صحت اور بخیریت واپسی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ خلیل احمد ناصر

مشرقی پاکستان میں سیلاب زدگان کی مدد کے لئے جماعت احمدیہ کی امدادی سرگرمیاں

دو امدادی مراکز میں ۴۸۰ خاندانوں میں چاول اور ادویات کی تقسیم۔ نقد رقم بھی تقسیم کی گئی
جماعت کے ایک وفد کی وزیر اعلیٰ سے ملاقات اور رضا کارانہ خدمات کی پیشکش

ربوہ ۳۰ اگست۔ ڈھاکہ سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ گزشتہ سیلاب کے موقعہ پر وہاں کی جماعت احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مصیبت زدہ اشخاص کی کافی مدد کی۔ اور اپنی استطاعت کے مطابق خدمت خلق میں سرگرم عمل رہی۔ چنانچہ ۴۸۰ خاندانوں میں چاول تقسیم کئے اور بیماری سے محفوظ رکھنے کے لئے ادویات دی گئیں۔

اس سلسلہ میں مبلغ سلسلہ جہانشاہ محمد عمر صاحب نے جو تفصیلی اطلاع ارسال فرمائی ہے۔ اس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"مشرقی پاکستان کا موجودہ سیلاب اپنی تباہی اور بربادی میں گزشتہ سال سے بھی بڑھ گیا ہے۔ ہزارہا لوگ سڑک کے کنارے پر بانس کے گھر بنا کر گزارہ کر رہے ہیں۔ پورا علاقہ ایک سمندر بن گیا ہے۔ بعض علاقوں میں تو میلوں تک خشکی نظر نہیں آتی۔ ۲۱ اگست کو جناب کیپٹن خورشید احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ کی زیر ہدایت جماعت احمدیہ کا ایک وفد ریلیف کے لئے موضع بگلہ میں گیا۔ یہ گاؤں ڈھاکہ اور نارائن گنج کی سڑک پر واقع ہے۔ وفد نے سب سے پہلے کشتی میں سارے گاؤں کا دورہ کیا۔ اکثر مکانات میں چھ چھ فٹ سے زیادہ پانی تھا۔ لوگ چھت پر چولہے بنا کر روٹی پکاتے تھے۔ وفد کے ممبران نے وہاں کے ایک ہندو مہنت سے ملاقات کی۔ اس نے ہمیں اپنے مندر میں ایک کمرہ دے دیا۔ تاکہ وہاں پر ٹھہر کر ہم سیلاب سے متاثر لوگوں میں ریلیف کا کام کر سکیں۔ ہم نے مستحق لوگوں میں پرچیاں تقسیم کر دیں۔ تاکہ وہ آکر چاول وغیرہ لے لیں چنانچہ بگلہ میں ۴۸۰ خاندانوں میں چاول تقسیم کئے گئے۔ علاوہ ازیں بیماری سے محفوظ رہنے کے لئے دوائیاں بھی تقسیم کی گئیں۔ گاؤں کی سٹوڈنٹ ریلیف کمیٹی نے ہمارے ساتھ پورا پورا تعاون کیا۔ اور چاول اور دوائیوں کے تقسیم کرنے میں ہماری پوری پوری مدد کی جس کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔

آخر میں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مشرقی پاکستان کے لوگوں پر رحم فرمائے۔ اور اس ہولناک عذاب سے نجات دے۔ نیز ہمیں بھی مخلوق خدا کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے÷

(باقی دیکھیں صے پر)

مجلس حسن بیان ربوہ کا اجلاس

مجلس حسن بیان ربوہ کا تیسرا اجلاس یکم ستمبر کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ہوگا مقامی احباب تشریف لا کر شکریہ کا موقعہ دیں÷ (سیکرٹری)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور بخیریت مراجعت کے لئے جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے اجتماعی دعا و صدقات کا اہتمام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے جماعت احمدیہ کراچی کی جانب سے یوں تو عموماً دعا اور صدقات کی تحریک کی جاتی رہی ہے۔ مگر جب سے مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ کی طرف سے احباب کو خصوصی دعا کے لئے توجہ دلائی گئی ہے۔ احباب جماعت کو بار بار اپنے آقا کی صحت اور بخیریت واپسی کے لئے دعا کی تحریک کرائی جا رہی ہے۔

اس سلسلہ میں مورخہ ۲۶ اگست کو جمعہ میں مقامی امیر جماعت چوہدری عبد اللہ خان صاحب نے احباب کو حضور کی صحت اور بخیریت تشریف آوری کے لئے دعا کی پرزور تحریک فرمائی۔ نیز صدقہ و خیرات کرنے کی بھی تاکید فرمائی۔ چنانچہ جمعہ کی نماز کے بعد ایک کثیر رقم بطور صدقہ جمع کی گئی۔ جس سے ایک ہفتہ یعنی آئندہ جمعہ تک روزانہ بالالتزام بکرے ذبح کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ چونکہ صدقہ کی تحریک کو مسلسل جاری رکھا جا رہا ہے اس لئے انشاء اللہ تعالیٰ جمعہ کو صدقہ کی مزید رقم وصول کر کے صدقات کے سلسلہ کو قائم رکھا جا سکے گا۔

ضمناً یہ ذکر کر دینا بھی مناسب ہوگا کہ اس سے قبل حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے بھی اجتماعی دعا اور بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے تھے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کو بھی جلد از جلد شفا عطا فرمائے۔

خاکسار۔ عبد [illegible] مرکزی سیکرٹری مال احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم ستمبر ۱۹۵۵ء

ہڑتالیں

موجودہ مغربی سرمایہ دارانہ نظام کا ایک ثمرہ "ہڑتال" بھی ہے۔ شروع شروع میں جب صنعتی کارخانوں کے مالکوں نے بخل سے کام لیا۔ اور مزدور کو اتنی کم مزدوری دی جاتی کہ وہ روز بروز زیادہ مہنگائی کے مقابلہ میں اپنے کنبہ کی پرورش کرنے کے ناقابل ہوگیا۔ تو اس نے اپنی اجرت بڑھانے کے لئے یہ ہتھیار استعمال کرنا اختیار کرلیا۔ مگر چونکہ آغاز میں حکومتوں نے ایسی حالتوں کے لئے پہلے قواعد وضع نہیں کئے تھے اس لئے اکثر حکومت کارخانہ داروں کا ساتھ دیتی اور ہڑتالیں جبر سے بند کر دی جاتیں۔

اگرچہ اب بھی ایسا ہوتا ہے۔ مگر اب حکومتوں نے کچھ قوانین ایسے بنائے ہیں۔ کہ جن کے حدود کے اندر رہ کر ہڑتالی ہڑتال کرسکتے ہیں۔ یہ ہتھیار جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ پہلے صرف بڑے بڑے کارخانہ داروں کے خلاف استعمال کیا جاتا تھا۔ مگر بعد میں یہی ہتھیار حکومتی اداروں کے خلاف بھی استعمال ہونے لگا ہے۔ اور ہڑتال کا ہتھیار اب اتنا عام ہوگیا ہے۔ کہ شاید ہی کوئی ملک ہوگا جس میں ہڑتالیں نہ ہوتی ہوں۔ پچھلے دنوں انگلستان میں اخباروں نے بھی ہڑتال کردی تھی۔ ریلوے۔ کوئلے کی کانوں اور بندرگاہوں پر مزدوروں کی ہڑتالیں اتنی سخت تھیں۔ کہ اب برطانیہ کی حکومت ان رعایتوں کو واپس لینے کے لئے سوچ رہی ہے۔ جو اس نے ہڑتالیوں کو دے رکھی تھیں۔

ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم سے پہلے بھی اور اب بھی ہڑتالیں ہوتی ہیں۔ ہڑتالوں کی سب سے بڑی وجہ طبقاتی ناموافقت ہے۔ ایک طرف تو چند ایسے سرمایہ دار ہیں۔ جن کے پاس بظاہر بغیر محنت و مشقت کے اتنی دولت اکٹھی ہوتی جارہی ہے۔ کہ وہ سمجھ ہی نہیں سکتے۔ کہ اسے کس طرح استعمال کیا جائے۔ دوسری طرف رات دن محنت کرنے والے مزدور کو صرف اتنا ملتا ہے کہ وہ بمشکل اپنا اور اپنے کنبہ کا پیٹ بھر سکتا ہے۔

زمانہ حال میں اشتراکی تحریک نے بھی اسی بے پناہ تفاوت کی وجہ سے فروغ حاصل کیا ہے۔ اشتراکیت کے حامیوں نے اپنی عمارت ہی اسی طبقاتی تفریق کی بنیاد پر استوار کی ہے۔ اور آج کل بڑے بڑے سرمایہ دار ملکوں میں جو ہڑتالیں ہوتی ہیں۔ ان کی پشت پر عموماً اشتراکیت کا ہی ہاتھ ہوتا ہے۔ ان کی اصل غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ ملک میں بے چینی پیدا کی جائے۔ عوام کو حکومت۔ مذہب اور اس ادارے سے بدظن کیا جائے۔ جس سے ملک میں نظم ونسق قائم رہتا ہو۔

اس لحاظ سے ہڑتالیں اب زیادہ تر سرمایہ داروں کے خلاف صرف بھوکے مزدوروں کا فطری احتجاج نہیں رہا۔ بلکہ اشتراکی فنکاروں نے اس کو ایک فن لطیف کی شکل دے دی ہے۔ جس سے نہایت چابکدستی کے ساتھ حکومتوں کو الٹ پلٹ کیا جا سکتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس خطرہ کو محسوس کرکے اب حکومتیں ان رعایات کو واپس لینے کے متعلق سوچ رہی ہیں۔ جو ہڑتالیوں کو ان کا فطری حق سمجھ کر دی گئی تھیں۔

یہ سب لوگ جانتے ہیں کہ انڈین نیشنل کانگرس نے اپنی جد وجہد میں ہڑتالوں سے بڑا کام لیا تھا۔ اور حکومت کو پریشان کرنے کے لئے اس ہتھیار کو کئی کئی طریقوں سے استعمال کیا گیا تھا۔ گاندھی جی نے تو اس ہتھیار کو واقعی ایک فن ہی بنا دیا تھا۔ اور بھوک ہڑتال اگرچہ ان کی ایجاد نہیں ہے۔ مگر وہ خود موقعہ بے موقعہ اس کو استعمال کرتے رہے ہیں۔ اچھوتوں کو ہندوؤں میں شمار کرانے کے لئے بھی آپ نے بھوک ہڑتال کا ہتھیار ہی بظاہر کامیابی کے ساتھ استعمال کیا۔ اگرچہ یہ محض ایک وقتی کامیابی ہے۔ اور ہندوؤں کی مذہبی بناء پر ذات پات کی تفریق کسی نہ کسی دن ضرور رنگ لاکے رہے گی۔

ذیل میں ہم روزنامہ "ملاپ" دہلی مورخہ ۲۳ر اگست ۱۹۵۵ء سے ایک سوال وجواب درج کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوگا۔ کہ اب کانگرسی اخبارات کا نظریہ بھی کس قدر بدل گیا ہے۔ فھو ھذا۔

"امیر نرولہ۔ نئی دہلی:۔ مظاہروں اور ہڑتالوں کے آپ مخالف ہیں۔ تب ہم کونسا طریقہ اختیار کریں۔ جس سے گورنمنٹ تک اپنی آواز پہنچا سکیں؟

ج۔ ہڑتال اور مظاہرہ اگر صرف حکومت تک آواز پہنچانے کے لئے کئے جائیں۔ تو میں ان کا مخالف نہیں۔ میں ان کی مخالفت کرتا ہوں اس وقت جب ہڑتالوں اور مظاہروں کو مطالبات منوانے کا سادھن بنا لیا جائے۔

اس حالت میں ہڑتال اور مظاہرے کا مقصد صرف آواز سنانا نہیں رہتا۔ بلکہ ایجی ٹیشن کا دباؤ ڈال کر اپنی بات منوانا ہو جاتا ہے۔ چاہے وہ جائز ہو یا ناجائز۔ چاہے حکومت کے پاس اسے پورا کرنے کے سادھن ہوں یا نہ ہوں۔ فرض کیجئے۔ میں حکومت سے ایک لاکھ روپیہ لینا چاہتا ہوں۔ اگر میں حکومت کو چٹھی لکھ دوں۔ ہڑتال یا مظاہرہ کرکے اپنی آواز اس کے کانوں تک پہنچا دوں۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر میں جواہر لال جی کے مکان کے باہر بھوک ہڑتال کرکے بیٹھ جاؤں۔ اور ضد کروں کہ یا تو مجھے روپیہ دو۔ نہیں تو میں مرتا ہوں۔ تو یقیناً یہ طریقہ غلط ہوگا۔ اس سے پہلے کہ حکومت مجھے ایک لاکھ روپیہ دے۔ اس کے پاس دینے کے لئے یہ روپیہ ہونا چاہیئے۔ نہیں ہے تو اس روپیہ کو وہ ٹیکس لگا کر حاصل کرسکتی ہے۔ اگر ٹیکس دینے والے بھی میری طرح بھوک ہڑتال کرکے بیٹھ جائیں اور کہیں کہ یا تو ٹیکس کے اعلان کو واپس لو۔ نہیں تو ہم مرتے ہیں۔ تب حکومت کیا کرے گی؟ ایک ساتھ وہ مجھے اور ان دوسرے لوگوں کو کیسے مطمئن کرے گی۔ اس لئے درست راستہ یہ ہے۔ کہ اپنی آواز کو حکومت تک پہنچانے کے لئے ہڑتال اور مظاہرے کو بے شک استعمال کیا جائے۔ لیکن مطالبات کو منوانے کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔" (روزنامہ ملاپ ۲۳ر اگست ۱۹۵۵ء)

ملاپ نے سوال کا جو جواب دیا ہے۔ ملکی استحکام کے نقطہ نظر سے بالکل صحیح ہے۔ اور اگر مغربی ممالک خاصکر برطانیہ ہڑتالوں کے خلاف سوچ رہا ہے۔ تو وہ بھی اسی وجہ سے ہمیں یقین ہے کہ پاکستان کے لیڈر بھی اس حقیقت سے ناآشنا نہیں۔ اور امید ہے کہ کوئی سنجیدہ لیڈر ایسے خطرناک ہتھیار کو استعمال کرکے دیدہ و دانستہ ملک وقوم کے مفاد کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

حکیم فضل الرحمن صاحب بھی چل بسے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

یہ خبر جماعت میں بہت رنج والم سے سنی جائیگی۔ کہ حکیم فضل الرحمن صاحب سابق مبلغ مغربی افریقہ وحال افسر لنگر خانہ ربوہ کل مورخہ ۲۸ر اگست کو بعد دوپہر لاہور میں بعمر ۶۵ سال انتقال کرگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حکیم فضل الرحمن صاحب مرحوم کئی ماہ سے بیمار تھے۔ اور آخری ایام میں علاج کے لئے لاہور آئے ہوئے تھے۔ جہاں ڈاکٹر صاحبان نے مرض کینسر تشخیص کی تھی۔ حکیم صاحب مرحوم ایک بہت مخلص کارکن تھے۔ جنہوں نے اپنے آپ کو عین نوجوانی میں سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کیا۔ اور پھر قریباً پچیس سال مغربی افریقہ کے صحرائی علاقہ میں فریضہ تبلیغ ادا کرتے رہے۔ اور ملکی تقسیم کے بعد واپس آکر افسر لنگر خانہ کے اہم عہدہ پر مقرر رہے۔ ان کی اہلیہ جو ایک بہت صابرہ شاکرہ خاتون ہیں۔ حکیم فضل حق صاحب بٹالوی مرحوم کی لڑکی ہیں۔ جنہیں اوپر تلے دوہرا صدمہ پہنچا ہے۔ یعنی قریباً ڈیڑھ دو ماہ ہوئے۔ کہ ان کے والد صاحب نے وفات پائی۔ اور اب ان کا رفیق حیات خاوند بھی چل بسا۔ ایسے تلخ صدمات کی مرہم صرف خدا کے پاس ہے۔ اور اسی سے ہماری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ حکیم فضل الرحمن صاحب مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کی صدمہ رسیدہ بیوی اور نوجوان بچوں کا دین ودنیا میں حافظ وناصر ہو۔ حکیم صاحب مرحوم ایک بہت مخلص اور صابر وشاکر اور خدمت سلسلہ میں بشاشت اور خوشی کے ساتھ حصہ لینے والے کارکن تھے۔ ان کے والد صاحب مرحوم جن کا نام حافظ نبی بخش صاحب تھا۔ اور وہ فیض اللہ چک ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابہ میں سے تھے۔ ان کی بعض روایات سیرت المہدی میں درج ہیں۔ جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ جب ان کا ایک لڑکا عبد الرحمن فوت ہوگیا۔ تو حضورؑ نے نعم البدل کے لئے دعا فرمائی۔ جس کے نتیجہ میں حکیم فضل الرحمن مرحوم پیدا ہوئے۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد مقیم لاہور ۲۹ر اگست ۱۹۵۵ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے سفر یورپ کے حالات

مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی تحریر کردہ ڈائری

بادگوڈزبرگ سے ہم لوگ ہالینڈ کے لئے روانہ ہوئے ہماری کاریں کولون Koln شہر کے ساتھ سے ہو کر گذریں۔ یہ شہر بہت خوبصورت ہے۔ سوا بارہ بجے کے قریب ہم لوگ جرمن سرحد کے آخری شہر ایمرکش پہنچ گئے۔ یہاں ایک ریسٹورنٹ میں کھانا کھایا۔ کھانے سے فارغ ہو کر پونے تین بجے کے قریب ہم ایمرکش Emmerich سے روانہ ہوئے دس منٹ کے بعد ہی جرمنی ہالینڈ کی سرحد آگئی۔ یہاں پاسپورٹ وغیرہ دکھانے کے بعد ہم ہالینڈ میں داخل ہوئے۔ ہالینڈ کا علاقہ یورپ کے دوسرے علاقوں سے مختلف ہے میدانی علاقہ ہے۔ اور جگہ جگہ نہریں ہیں۔

پانچ بجے کے قریب ہم لوگ ہیگ میں داخل ہوئے۔ شہر سے ذرا باہر نومسلم بھائی مسٹر خالدفنک (جو زیورک میں ہمارے شوفر تھے) اپنی موٹر میں لینے آئے ہوئے تھے ہیگ سے گزرتے ہوئے ہم وسنار Wassenaar پہونچے۔ جہاں رہائش کے لئے مکان کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ جگہ ہیگ شہر سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہمارے مکان کا نام ولہلمینہ پلان Wilhelmina plain ہے مکان کے سامنے حضور کو خوش آمدید کہنے کے لئے مقامی مبلغ مکرم غلام احمد صاحب بشیر مکرم محمد ایوب ابوبکر محمد عبدالقدیر صاحب اور افتخار صاحب (جو ایمبیسی پاکستان میں ملازم ہیں) اور دوسرے نومسلم بھائیوں کے ساتھ موجود تھے۔ حضور نے سب سے مصافحہ فرمایا۔ اور پھر مکان میں تشریف لے گئے چائے وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے نمازیں با جماعت ادا فرمائیں۔

آٹھ بجے کھانا کھایا گیا۔ یہاں کھانے کے انتظام کے لئے مسز خالدفنک کو رکھا گیا ہے۔ یہ احمدی نومسلمہ ہیں۔ اور مسٹر خالد فنک کی بیوی ہیں۔

۱۹ تا ۲۳ جون۔ ان دنوں زیادہ وقت حضور گھر پر ہی تشریف فرما رہے۔ ہیگ کی آب و ہوا نے حضور کی صحت پر زیادہ اچھا اثر نہیں کیا۔ یہ جگہ سمندر کی سطح سے نیچی ہے اور آب و ہوا مرطوب ہے۔ لہٰذا حضور کی طبیعت کچھ مضمحل سی رہی۔ اس عرصہ میں حضور ایک دن دوپہر کے کھانے کے لئے عبدالقدیر صاحب احمدی کے مکان پر کھانے کے لئے تشریف لے گئے۔ ایک دفعہ مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ساتھ سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ اور پیس پیلس Peace palace دیکھا۔ پہلے اس کے اندر تشریف لے گئے۔ جس کمرے میں انٹرنیشنل کورٹ کے جج بیٹھ کر عدالت کرتے ہیں اس کو دیکھا۔ پھر اور کمرے دیکھے۔ اس کے بعد پیلس سے باہر باغ میں کچھ دیر ٹہلتے رہے۔ اور پھر گھر تشریف لے آئے۔ اسی طرح اس عرصہ میں ایک دفعہ ہیگ کے ایک پھولوں کے پارک میں تشریف لے گئے۔ اور کافی دیر تک گھاس کے لان میں چہل قدمی کرتے رہے

ان ایام میں کئی نومسلم دوست بھی حضور سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ اور ایک دن شام کو حضور مشن ہاؤس تشریف لے گئے۔ جہاں نومسلم دوست حضور سے ملاقات کے لئے جمع تھے۔ یہاں کچھ وقت حضور نے ان سے گفتگو فرمائی۔ نیز زیر تعمیر احمدیہ مسجد کو دیکھنے بھی تشریف لے گئے۔

۲۴ جون۔ آج ایک بجے حضور نماز جمعہ کے لئے مشن ہاؤس تشریف لے گئے۔ حضور نے ۲۸ منٹ تک انگریزی میں خطبہ جمعہ فرمایا۔ مستورات کا پردے میں علیحدہ انتظام تھا۔ جہاں ہماری گھر کی مستورات تھیں۔ اور ہماری نومسلم بہنیں تھیں۔ نماز جمعہ و عصر اکٹھی ادا ہوئیں۔ اس کے بعد نومسلم بھائی مسٹر عبداللطیف دلیوں نے حضور کے خطبہ کا ڈچ زبان میں ترجمہ کیا۔

ہالینڈ کے نومسلم بھائیوں میں مسٹر عبداللطیف دلیوں۔ مسٹر صادق فاڈرنڈے اور مسز نفیسہ زمرمان بہت اخلاص رکھتے ہیں۔ باقی دوست بھی اچھے مخلص ہیں۔ اور سب ہی قرآن کریم اور نماز سیکھ رہے ہیں۔ ایک نوجوان فوج میں ملازم ہے۔ جو خاص طور پر جمعہ کے لئے اپنے افسر سے رخصت لے کر آئے تھے۔

۲۵ جون۔ آج حضور کا پروگرام بذریعہ ہوائی جہاز ہیمبرگ جرمنی جانے کا تھا۔ لہٰذا جلد فارغ ہو کر سوا ایک بجے کے قریب ہم لوگ وسنار سے موٹروں میں ہوائی اڈے کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ ہوائی اڈہ ایمسٹرڈم Amsterdam کے قریب ہے۔ اور ہیگ سے ۳۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس اڈے کو سکفول Schiphol کہتے ہیں۔

دو بجے کے قریب ہم لوگ سکفول پہونچ گئے۔ پاسپورٹ وغیرہ دکھانے کے بعد ہم ویٹنگ روم میں چلے گئے۔ یہاں بوجہ مسافروں کے ہجوم کے حضور کو کچھ گھبراہٹ شروع ہو گئی۔ مگر پھر جلد ہی ہم ہوائی جہاز پر سوار ہونے کے لئے یہاں سے روانہ ہوئے K. L. M کمپنی کے دو انجنوں والے کانویئر Convair جہاز پر سوار ہوئے۔ جہاز میں بیٹھ کر حضور نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ جو دوست چھوڑنے آئے تھے۔ وہ بھی باہر کھڑے دعا کر رہے تھے۔ سوا تین بجے ہمارے جہاز نے پرواز کی

ہیمبرگ کا قافلہ حضور کے علاوہ سیدہ ام متین۔ سیدہ مہر آپا۔ امۃ الجمیل بیگم۔ امۃ المتین بیگم مرزا مبارک احمد صاحب مع بیگم و بچی۔ میر داؤد احمد صاحب۔ مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب اور خاکسار پر مشتمل تھا۔ جہاز ایمسٹرڈم پر پرواز کرتا ہوا ہیمبرگ کی طرف روانہ ہوا۔ چونکہ موسم خراب تھا اور بادل تھے۔ اس لئے نیچے کچھ نظر نہ آتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جہاز میں چائے دی گئی۔ اور چار بجکر ۲۵ منٹ پر ہم لوگ ہیمبرگ کے شہر کے اوپر پرواز کر رہے تھے۔ نیچے ہیمبرگ کا شہر اور بڑا دریا ایلب (Elbe) نظر آیا۔ تھوڑی دیر بعد ہمارا جہاز خدا تعالےٰ کے فضل سے خیریت سے زمین پر لگا۔ اس وقت یہاں بارش زور سے ہو رہی تھی۔ خاکسار نے حضور کو سہارا دے کر جہاز کی سیڑھی پر سے اتارا۔ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی اور نومسلم بھائی عبدالکریم صاحب ڈنکر اور مسٹر ڈنگر ہوائی اڈے پر استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ جو حضور کو ویٹنگ روم میں لے گئے۔ اور خاکسار سامان وغیرہ لے کر ویٹنگ روم میں پہونچا۔ یہاں پاسپورٹ وغیرہ دکھانے کے بعد ہم لوگ ٹیکسیوں میں بیٹھ کر ہوٹل پہونچے۔ ہمارے لئے ہوٹل اور وپیشر ہاف Hotel Europaescher Hof میں انتظام کیا گیا تھا۔ ہمارے نومسلم بھائی بھی ہمارے ساتھ ہوٹل تک آئے۔ ہوٹل میں سامان کمروں میں رکھوایا گیا۔ اور حضور نومسلم بھائیوں کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے۔

نماز ظہر و عصر حضور نے دوستوں کے ساتھ با جماعت ادا فرمائی۔ رات کا کھانا مکرم عبداللطیف صاحب کے گھر تھا۔ چنانچہ سات بجے موٹروں میں بیٹھ کر مشن ہاؤس گئے۔ اور کھانے سے فارغ ہو کر نو بجے کے قریب واپس ہوٹل آگئے۔ ہمارا انتظام ہوٹل کی چوتھی منزل پر تھا۔ اور حضور کے کمرے کا نمبر ۲۰۹ تھا۔ (باقی)

اعتذار حضرت عرفانی صاحب

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سکندر آباد دکن سے تحریر فرماتے ہیں:-

اکثر برادران سلسلہ کی طرف سے خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اور اس خصوص میں میرا طرز عمل یہ رہا ہے۔ کہ ہر خط کا مناسب جواب دیتا ہوں۔ لیکن اواخر اپریل ۱۹۵۵ء سے میں اکثر بیمار چلا آ رہا ہوں اور بعض مخلص ترین احباب کے خطوط کا جواب بھی نہیں دے سکا۔ الا ماشاء اللہ۔۔۔ بعض خطوط سلسلہ کی تاریخ کے واقعات اور الہامات حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصحیح یا ان کے متعلق مزید روشنی کے لئے مستفسرانہ آتے ہیں اور میں باوجود خواہش کے جواب نہیں دے سکتا اسلئے مجبوراً اعلان کرتا ہوں کہ اگر سردست میں کسی بزرگ کے خط کی رسید یا جواب نہ دے سکوں تو میری علالت کی وجہ سے معذور سمجھیں سلسلہ تالیف میں قلم رکھ تو نہیں دیا۔ مگر رفتار بہت سست ہے اور وہ بھی اس لئے نہیں رکھتا کہ اس تمنا میں مرنا چاہتا ہوں کہ قلم ہاتھ میں ہو جب پیام حاضری آئے۔ بس اپنے مخلص احباب سے امید پذیرائی رحم پر معذرت کرتا ہوں اور طالب دعا ہوں۔

قافلہ قادیان ۱۹۵۵ء کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں

امسال بھی حسب دستور سابق گورنمنٹ کی منظوری کے تحت دسمبر کے آخری ہفتہ میں قادیان قافلہ بھجوانے کی تجویز ہے۔ جس کی منظوری کے لئے گورنمنٹ کو درخواست کر دی گئی ہے۔ اس قافلہ میں شمولیت کے لئے حسب ذیل ضروری امور کا اعلان کیا جاتا ہے۔

(۱) جو دوست اس قافلہ میں شریک ہونا چاہیں۔ وہ دفتر حفاظت مرکز ربوہ کے مطبوعہ فارم پر جو دفتر ہذا سے اکنی فارم کے حساب سے مل سکتا ہے۔ ابھی سے منگوا بھجوادیں۔ جو دوست اس مطبوعہ فارم پہ درخواست معہ متعلقہ کوائف کے نہیں بھجوائیں گے۔ وہ اس قافلہ میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔ درخواستوں کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۵ء مقرر کی جاتی ہے۔

(۲) دفتر ھذا کے نام درخواست کے ساتھ تین پاسپورٹ سائز فوٹو ویزا کیلئے بھی ارسال فرمادیں تاکہ دفتر ویزا کا انتظام کر سکے۔

(۳) امسال پاسپورٹ کے نئے قواعد کی بنا پہ ہر ایک درخواست کنندہ کو جو اس قافلہ میں شریک ہونا چاہیئے اور اس کا پہلے پاسپورٹ بنا ہوا نہ ہو۔ ابھی سے اپنے ضلع میں پاسپورٹ کی درخواست کر دینی چاہیئے اور جب پاسپورٹ مل جائے تو یہ پاسپورٹ دفتر ہذا کو بصیغہ رجسٹری روانہ کر دیں تا دفتر ہذا ویزا کا انتظام کر سکے۔

(۴) یہ امر بھی اچھی طرح نوٹ کر لیا جائے کہ پاسپورٹ کے حصول کے لئے کافی دقت اور کافی تگ و دو کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے ابھی سے پاسپورٹ کی درخواست کر دینی چاہیئے ورنہ قافلہ کے ساتھ شمولیت ناممکن ہو گی۔ اور دفتر ہذا اس سال مجموعی پاسپورٹ نہیں بنائیگا۔ تمام دوستوں کو اپنے اپنے انفرادی پاسپورٹ بنوا لینے چاہئیں تاکہ عین وقت پر مشکل پیدا نہ ہو۔ اور وہ قافلہ کے ساتھ شریک ہو سکیں۔

(انچارج دفتر حفاظت مرکز ربوہ) ۳۱/۸/۵۵

ڈیرہ غازیخاں کا تباہ کن سیلاب
اور
جماعت احمدیہ

(از مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر امیر جماعت احمدیہ انچارج امدادی کیمپ ڈیرہ غازیخاں)

مختلف مقامات سے احباب و مخلصین جماعت از راہ اخوت و مروت ڈیرہ غازیخاں کے احباب کی خیریت بذریعہ خطوط دریافت فرما رہے ہیں۔ امدادی کیمپ کھول دینے کے باعث ان دنوں مجھے جو مصروفیت ہے۔ اس کی وجہ سے فرداً فرداً جواب دینے کی بجائے احباب کرام کی اطلاع کے لئے مندرجہ ذیل کوائف دیتے ہوئے درخواست دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آفات ارضی اور سماوی سے اپنے عاجز اور کمزور بندوں کو امان میں رکھے۔ اور ہمیں خلق خدا کی بے لوث خدمت کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین۔

(۱) شہر ڈیرہ غازیخاں کے جملہ احباب جماعت بچے۔ بوڑھے مرد و زن سب بفضلہ تعالیٰ محفوظ و مصئون ہیں۔ تمام مکانات کچے یا پکے اور جماعت کی مسجد بھی ہر طرح محفوظ ہے۔ ایک دوست احمد یار خاں صاحب قیصرانی کے کچے مکان کی صرف چار دیواری گر چکی ہے۔ ان کا کچا مکان سیلابی رو کی زد میں آنے کے باوجود بالکل محفوظ ہے۔

(۲) ہماری تیرہ جماعتوں کی بستیوں میں سے صرف ایک بستی مندرانی جو رود سنگھڑ کے کنارے پر واقع تھی تباہ ہوئی ہے۔ باقی سب جماعتیں محفوظ رہی ہیں۔ بستی مندرانی بالکل برباد ہو چکی ہے۔ چند گھروں کو چھوڑ کر باقی تمام گھروں کا سامان اثاثہ صفایا ہو چکا ہے۔ تن کے کپڑوں کے سوا ہر چیز نذر رود برد ہو چکی ہے اس بستی سے ملحق بستیاں بھی مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہیں۔

(۳) اسی بستی مندرانی کے ایک مخلص نوجوان کارکن منظور احمد خاں کو اللہ تعالیٰ نے ہلاکت خیز طوفان سے بچا کر دنیا کو احیاء موتے کا معجزہ بھی دکھایا ہے۔ واقعہ یوں ہے۔ کہ رود سنگھڑ جو اپنی ہلاکت آفرین تیزی میں ضرب المثل ہے۔ کو عبور کرتے ہوئے منظور احمد خاں بے بس ہو کر گر پڑے۔ اور رو میں مردے کی طرح تین میل بہتے چلے گئے۔ ان کے رشتہ دار اور احباب انہیں بچانے کے لئے دوڑ پڑے مگر تیز رو میں کسی کو نالے میں داخل ہو کر مصیبت میں گرفتار انسان تک پہنچنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔ آخر یہ مردہ نما انسان بہتا بہتا ایک درخت سے جو کنارے سے جھک کر گر گیا تھا۔ اٹک گیا۔ اتنے میں امداد کرنے والے پہنچ گئے۔ اور انہوں نے جلدی سے اس درخت کا سہارا لے کر منظور احمد خاں کو بحالت بیہوشی باہر نکال لیا۔ اسی لمحہ وہ درخت اپنی جڑوں کے اکھڑ جانے سے پانی کے بہاؤ میں آکر آناً فاناً نظروں سے غائب ہو گیا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح پاک علیہ السلام کے ایک خادم کو بچانے کے لئے درخت کو بہ جانے سے اس وقت تک روکے رکھا تاوقتیکہ اس نے اپنی ڈیوٹی پوری نہ کر لی۔ اسی طرح ہمارے اس مخلص نوجوان کو اللہ تعالیٰ نے دوبارہ زندگی دی۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔

اس جماعت کی امداد کے لئے میں نے مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ سلسلہ کی قیادت میں ایک امدادی پارٹی سامان خوراک اور کچھ کپڑا لے کر روانہ کی ہے مگر اس تباہی اور بربادی کے مقابلہ میں جو اس گاؤں والوں کو پیش آئی ہے۔ ہماری یہ امداد پیاسے کو قطرہ سے سیراب کرنے والی بات ہے۔

شہر ڈیرہ غازیخاں میں ہمارے امدادی کیمپ کے کچھ کوائف احباب جماعت بذریعہ اخبار الفضل پڑھ چکے ہیں۔ لیکن جن حالات میں ہمارے نوجوانوں اور بوڑھوں اور بچوں نے خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر کام کیا ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی سامنے نہیں آیا۔ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح شہر ڈیرہ غازیخاں میں یہ تباہ کن سیلاب ڈیرہ کی تاریخ میں بے مثل تھا۔ اسی طرح ہمارے احباب کا کام بھی بے نظیر تھا۔ ۲½ بجے مورخہ ۱۲/۸/۵۵ کو حفاظتی بند ٹوٹنے سے بجلی کی سی تیزی سے ہر بلند و پست پر پانی بھر چکا تھا۔ جدھر دیکھو پانی ہی پانی نظر آتا تھا۔ رات کے نو بجے مجھے کمر کمر تیز رو پانی میں اپنے چند احباب سمیت مختلف بلاکوں میں پھر کر احباب جماعت کے علاوہ عام مسلمانوں کے حالات کا جائزہ لینے کا بھی موقعہ ملا۔ ایک افراتفری کا عالم تھا۔ از حالات ایں جب کہ ہر فرد بشر کی زبان پر نفسی نفسی کی صدا تھی۔ ہم نے کام شروع کیا اور بلا امتیاز فرقہ ہر ایک کی خدمت کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق عطا فرمائی۔ مورخہ ۱۳/۸/۵۵ کی صبح کو جب لوگوں کو ہمارے امدادی کیمپ کھولنے کی بذریعہ منادی اطلاع ملی۔ تو جوق در جوق ہمارے کیمپ میں آکر اپنے نام پتہ اور کوائف سے اطلاع دینی شروع کی۔ لنگر جاری کر کے کھانا امدادی دینے کے علاوہ خشک آٹا اور نقدی وغیرہ سے بھی ہر مصیبت زدہ کی امداد کی جاتی رہی۔ اور سب سے کٹھن اور مشکل کام جس میں آج تک کسی ادارے یا فرد کو ہاتھ ڈالنے کی جرأت نصیب نہیں ہوئی۔ لوگوں کے مکانات سے پانی اور کیچڑ نکالنا۔ گرنے والے مکانات میں گھس کر اسباب نکال کر مکینوں کو محفوظ جگہوں پر بٹھانا اور گرے ہوئے مکانات میں دبے ہوئے سامان کو باہر نکالنا۔ گرنے والی خطرناک دیواروں کو گرانا تھا۔ اور یہی کام ہمارے خدام انصار اور اطفال نے سرانجام دے کر دنیا پر ثابت کر دیا۔ کہ عوام الناس کی حقیقی معنوں میں مصیبت میں کام آنے والی اگر کوئی جماعت ہے۔ تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہے۔ باقی افراد اور بعض اداروں نے تین دن بعد ہمارے تتبع میں امدادی کام شروع کیا۔ مگر ابتداء نیک مثال قائم کرنے کی ہمارے ذریعہ سے ہوئی والاجر عند اللہ

احباب کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر آفت سے محفوظ رکھے اور اپنی مخلوق کی دینی و دنیاوی ہر قسم کی بے لوث خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اور ہماری اس حقیر سی قربانی کو قبول فرمائے۔

عبدالرحمٰن مبشر امیر جماعت احمدیہ و انچارج امدادی کیمپ بلاک ۳
ڈیرہ غازیخاں

ادارۃ حقائق و معارف قرآنیہ کی تالیفات

ادارہ حقائق و معارف قرآنیہ کے مدیر مکرم جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی اللہ دین بلڈنگس سکندرآباد دکن ہیں۔ محترم شیخ صاحب موصوف نے قرآن کریم کی خدمت کے طور پر بعض عمدہ کتب تالیف فرمائی ہیں۔ جن میں قرآنی حقائق و معارف کے متعلق عمدہ بحث کی ہے اور قرآن کریم کے معضلات قرآن کریم سے حل کیا ہے۔ یہ تالیفات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی روشنی میں تیار کی گئی ہیں۔ ۱۔ اسماء القرآن فی القرآن۔ ۲۔ البیان فی اسلوب القرآن اور ۳۔ اعجاز القرآن ما یثبت بالقرآن الیٰ مجلدات ہیں کہ ان کے مضامین ایک سلک میں منسلک کر دئے گئے ہیں۔ اور پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ہی قرآن کریم کی اشاعت ہے لہذا نظارت تعلیم و تربیت اپنے احباب کو مندرجہ بالا تالیفات کو خرید کر اپنی لائبریریوں میں رکھ کر استفادہ کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ ایک مرتبہ پہلے بھی نظارت ہذا نے توجہ دلائی تھی۔ ہماری درخواست ہے کہ احباب اس علمی خدمت سے فائدہ اٹھا کر قدر

مادہ اور توانائی

(از شیخ نصیر الدین احمد صاحب شاہد ایم اے۔ بی ٹی)

"اس مادی دنیا کی ہر چیز جس کا ہمیں احساس ہوتا ہے۔ خواہ وہ زمین میں ہو۔ یا آسمان میں۔ خواہ جاندار ہو یا غیر جاندار وہ مادہ ہوگی یا توانائی۔ ہمیں یہ معلوم نہیں۔ بلکہ شاید کبھی بھی معلوم نہ ہو سکے۔ کہ اس مادی دنیا کا آغاز کیونکر ہوا۔ یا یہ کہ آیا کوئی آغاز تھا بھی یا نہیں۔ لیکن اس قدر ہم ضرور جانتے ہیں۔ کہ یہ مادی دنیا ہمیشہ سے متواتر تغیر پذیر رہی ہے۔ اور یہ کہ موجودہ صورت تک پہنچنے کے مراحل کے دوران یہ خواہ کسی بھی حالت سے گذری ہو۔ اس میں مادہ اور توانائی کبھی ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوئے۔ ہر مادہ کے ساتھ ہی توانائی بھی موجود ہوتی ہے۔ اور توانائی کسی حالت میں بھی مادہ کے بغیر اپنا وجود ظاہر نہیں کر سکتی۔ مادہ کی ہی ایک خاص حالت توانائی کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ اور توانائی مادہ کی ہی ایک خاص کیفیت کا نام ہے۔"

مندرجہ بالا اقتباس H. D Smyth کی تصنیف Atomic Energy میں سے لیا گیا ہے۔ اس سے مادہ اور توانائی کے باہمی تعلق پر کسی قدر روشنی پڑتی ہے۔ اس زمانہ کے سائنسدانوں کے نزدیک مادہ توانائی میں اور توانائی مادہ میں تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ مثلاً جب کوئی پودا اگتا ہے۔ تو اس میں سورج کی روشنی اور حرارت توانائی کی صورت میں جمع ہوتی رہتی ہے۔ یہی توانائی مادہ کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اور اسی کی مدد سے کاربن ڈائی اکسائیڈ۔ پانی اور مختلف گیسیں اس میں جذب ہوتی رہتی ہیں۔ جس کے نتیجہ میں پودے کا وزن اپنے ابتدائی وزن کی نسبت بڑھتا چلا جاتا ہے۔

اب اگر ہم پودے کو جلائیں۔ تو وہ دوبارہ اپنے ابتدائی اجزاء میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اب پودے کی وہ ترکیبی حالت قائم نہیں رہتی۔ جس کی وجہ سے وہ ہمیں ایک خاص شکل میں نظر آتا تھا۔ اور ہمیں راکھ اور بعض گیسیں وغیرہ حاصل ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ حرارت اور روشنی بھی پیدا ہوتی ہے۔ جو اس بات کی علامت ہوتی ہے۔ کہ مادہ کی ایک خاص مقدار توانائی میں تبدیل ہو چکی ہے۔ اس وقت اگر ان حاصل شدہ اجزاء کو مکمل طور پر جمع کر لیا جائے (تمام راکھ اور خارج شدہ گیسوں وغیرہ کو) تو ان کا کل وزن پودے کے (جلنے سے پہلے کے) وزن سے کسی قدر کم ہوگا۔ مادے کے وزن میں یہ کمی مادہ کی اس مقدار کے برابر ہوگی۔ جو حرارت اور روشنی کی شکل میں دوبارہ توانائی میں تبدیل ہو چکی ہوگی۔

آج سے قریباً دو ہزار سال قبل ایک یونانی حکیم Heraclitus نے کہا تھا۔ کہ دنیا کی ہر چیز تغیرات کے ایک غیر منقطع سلسلہ سے گذر رہی ہے۔ آج کے سائنسدانوں کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ کائنات کے ان تمام لامتناہی تغیرات میں خواہ وہ آسمان میں ہوں۔ یا زمین میں ایک ہی عمل رونما ہو رہا ہے۔ اور وہ یہ کہ مادہ توانائی میں اور توانائی مادہ میں تبدیل ہو رہی ہے۔

توانائی جس صورت میں بھی ظاہر ہو۔ اس کے ساتھ "حرکت" اور حالت کی تبدیلی کا پیدا ہونا بھی لازمی ہے۔ گو یہ حرکت بعض اوقات اس قدر خفیف ہوتی ہے۔ کہ ہمیں اس کا بظاہر احساس نہیں ہوتا۔

سائنس کے نقطۂ نظر سے قدرت کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ کائنات کے سارے نظام کا مدار حرکت پر ہے۔ اور اس کی ہر چیز حرکت کر رہی ہے۔ یہ جمادات جن کو ہم مردہ کہتے ہیں۔ ان میں بھی ایک ایک ایٹم کے Electrons میں نظام شمسی کی طرح مسلسل حرکت موجود ہے۔ سائنسی تحقیق کی رو سے کوئی حرکت توانائی کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ لیکن یہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔ اور نہ ہی آئندہ معلوم ہونے کی امید ہے۔ کہ اس کا آغاز کیونکر ہوا۔ اور یہ سوال طبعاً پیدا ہوتا ہے۔ کہ آخر یہ توانائی کہاں سے آتی ہے۔ جس سے اس تمام کائنات کا نظام قائم ہے۔ اور وہ کونسی چیز ہے جو اس کو خاص حرکات پیدا کرنے پر مجبور کرتی ہے۔

اس سوال کا خواہ کچھ بھی جواب دیا جائے یہ امر بہرحال ایک حقیقت ہے کہ ہم جس چیز کا بھی گہری نظر سے مطالعہ کریں۔ اس میں کسی مخفی طاقت کا احساس ضرور ہوتا ہے۔ اور یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ ہر قسم کی توانائی کے پیچھے ایک ایسی مخفی "روح" یا ہستی ہے جو ارادہ رکھتی ہے۔ جو اپنی مرضی کے مطابق توانائی کے ذریعہ مختلف حرکات پیدا کرتی ہے۔ اسی طبعی جستجو کی طرف قل من یدبر الامر میں اشارہ کیا گیا ہے۔

مادہ پرست یہ سوال کرتا ہے کہ آخر یہ روح روحانیت یا عالم روحانی وغیرہ کی کیا حقیقت ہے۔ جسے اہل مذہب ورد زبان رکھتے ہیں۔ اس کا جواب ہمیں قل الروح من امر ربی سے ملتا ہے۔ کہ یہی تو وہ روح ہے جس نے خود تمہیں پریشان کر رکھا ہے۔ اور جس کے وجود کو ماننے پر تمہارے محققین بالآخر مجبور ہوتے ہیں۔ اس کے متعلق علم حاصل کرنے کے لئے انسان مجبور ہے۔ کہ وہ اپنے رب کی طرف توجہ کرے۔ کیونکہ یہی وہ "امر" ہے جو انسان کو خدا تک پہنچاتا ہے۔ اس کے حصول کے لئے مادی کوششوں سے کچھ آگے بڑھ کر روحانی کوششوں کی ضرورت ہے جس طرح مادی تحقیقات کے لئے مادی قسم کے سامان استعداد اور سالہا سال کی کاوش کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اس کی تحقیق کے لئے روحانی اسباب روحانی استعداد اور کوشش کی ضرورت ہے۔

اینٹیگوا

(از مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ جزائر غرب الہند جنوبی امریکہ)

اینٹیگوا کا نام سنکر نہ جانے آپ میں سے کتنوں کو اپنے جغرافیائی علم کا امتحان لینا پڑے گا۔ اور آپ طبعاً اس کا محل وقوع و دیگر کوائف معلوم کرنا چاہیں گے۔

یہ چھوٹا سا جزیرہ جزائر غرب الہند میں ٹرینیڈاڈ سے ۵۰۰ میل شمال کی طرف واقع ہے۔ اور اس کا رقبہ ۱۰۸ مربع میل ہے۔ میں اس جزیرہ میں تیسری مرتبہ آیا ہوں۔ آج سے صرف دو سال قبل یہاں اسلام کا نام پہنچا ہے۔ یہاں کی کل آبادی پچاس ہزار سے زائد افراد پر مشتمل ہے۔ جن میں اکثریت افریقن نسل کی ہے۔ ان میں سے متعدد لوگوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔

اس قدر قلیل آبادی کے باوجود یہاں عیسائی فرقوں کی تعداد حیرت انگیز ہے۔ ہر فرقہ کا اپنا اپنا مشن قائم ہے۔ ایک فرقہ جو "اینگولر چرچ" کے نام سے موسوم ہے۔ اس نے دارالخلافہ اور بندرگاہ سینٹ جان پر چھایا ہوا ہے۔ جہاں اس کا ایک بہت بڑا اور عظیم الشان گرجا بنا ہوا ہے۔ بعض دوسرے مشہور فرقے یہ ہیں۔ رومن کیتھولک چرچ (جو صرف کیتھلک چرچ کہلاتا ہے) اس کے علاوہ اور بھی چرچز ہیں۔ جن میں مشہور مندرجہ ذیل ہے:-

"دی پلگرم ہولینس" "موراوین چرچ" "سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ" "میتھوڈسٹ چرچ"۔ "یہوواہ وٹنس" وغیرہ۔

تبلیغ:- میری اکثر و بیشتر مصروفیات گھر سے باہر کی ہوتی ہیں۔ ہم عموماً اتوار کی رات کو باہر کھلے میدان میں لیکچروں کا انتظام کرتے ہیں۔ کیونکہ مقامی تعصب کی وجہ سے ہمارے لئے کوئی ہال اس غرض کے لئے کرایہ پر لینا مشکل ہے۔ دن کے وقت میں بعض علاقوں کا دورہ کرتا ہوں۔ اور اپنی استطاعت کے مطابق اسلام کا پیغام پہنچانے کی پوری کوشش کرتا ہوں۔ جو اس میں دلچسپی لیتے ہیں۔ وہ عموماً مجھے دوبارہ آنے کے لئے کہتے ہیں۔ اور اپنے گھروں پر عموماً شام کے وقت بلاتے ہیں۔ عید الاضحیہ میرے گھر پر ہی پڑھی گئی تھی۔ اس موقعہ پر ایک شخص نے اسلام قبول کیا تھا۔ احباب یہ سنکر خوش ہوں گے کہ نائیجیریا کا اخبار Truth (جو نائیجیریا میں مسلمانوں کا پہلا اخبار ہے) اینٹیگوا میں قریباً ہر جگہ پہنچ چکا ہے۔ چنانچہ ایک شخص نے اس میں قرآن کے انگریزی ترجمہ کا اشتہار پڑھ کر مجھے اس کا ایک نسخہ بھیجنے کے لئے لکھا ہے۔

ایک ایسے علاقہ میں جو انڈیا اور پاکستان سے قریباً دس ہزار میل کے فاصلہ پر ہے۔ احمدیت کا پھیل جانا یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی دلیل ہے۔ آج سے ۶۰ سال قبل آپ کی جماعت میں ہندوستان کے چند گنتی کے افراد شامل تھے۔ آپ نے اس وقت خدا تعالیٰ کے الہامات کی بناء پر یہ اعلان کیا تھا۔ کہ آپ کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچ جائیگی۔ احمدیت کی اس قدر ترقی عیسائی اور مسلمان دونوں کے لئے ایک عظیم الشان نشان ہے۔ کیونکہ بائیبل اور قرآن دونوں یہ صاف طور پر بتلاتے ہیں۔ کہ جھوٹے مدعی نبوت کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ بلکہ جلد ہی تباہ ہو جاتے ہیں۔

دراصل احمدیت کا دور دور ممالک تک پھیل جانا ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان نہیں۔ بلکہ اس نشان کی شان اس بات میں ہے۔ کہ اس کے ذریعہ سے آپ کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ جو آپ نے ایسے وقت میں کی تھی۔ جب آپ کا مشن محض ایک نوزائیدہ اور ناتوان بچہ کی حیثیت میں تھا۔ اور [illegible] یقینی برملا کہتے تھے۔ کہ یہ مشن بہت جلد تباہ ہو جائے گا۔ بالآخر عرض ہے۔ کہ اگر پاکستان یا ہندوستان میں میرے کوئی دوست (جن سے میں اس قدر لمبے عرصہ سے جدا ہوں) مجھے مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں تو مجھے بہت خوشی ہوگی۔

-P.O. Box 412 Port of Spain Trinidad.

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ

اوائل تحریک جدید فہرستیں شائع کرنیکا تھا

جلسہ سالانہ ۱۹۳۸ء میں تحریک جدید کے بارہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

(۱) "بفضل خدا تحریک جدید کے مجاہدوں کے لئے نہایت شاندار اور عالی شان مستقبل ہے۔ تحریک جدید کے چندے سے تبلیغ کے لئے ایک مستقل انتظام کیا جائے گا اور یہ صدقہ جاریہ کے طور پر ہوگا۔ اس چندہ میں حصہ لینے والوں کے متعلق میرا ارادہ ہے کہ ان کو دو گروہوں میں تقسیم کرکے ان کی فہرستیں بنائی جائیں۔"

(۲) "ایک وہ جنہوں نے دس سال تک قاعدہ کے مطابق چندہ دیا۔"

(۳) "دوسرے وہ جنہوں نے دس سال تک ہر سال پہلے سال سے بڑھ کر چندہ دیا۔"

پس اب جو فہرستیں بنائی جارہی ہیں وہ حضور کے اسی ۱۹۳۸ء کے ارشاد کے مطابق ہیں اسی تسلسل میں تحریک جدید کے مجاہدوں کا طریق یادگار یہ بھی ارشاد فرمایا تھا۔

(۴) "چونکہ تحریک جدید میں چندہ دینے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاروالی پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں۔ اس لئے ان کی قربانی کی یادگار قائم کرنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا جائے گا۔"

(۵) "ان فہرستوں کو ایک جگہ جمع کرکے اور ساتھ تحریک جدید کی مختصر سی تاریخ لکھ کر چھاپ دیا جائے گا۔ دفتر تحریک جدید تمام احمدیہ لائبریریوں میں یہ کتاب مفت بھیجے گا۔"

(۶) "جب دس سال ختم ہوجائیں گے تو اس فنڈ کی آمد کا ایک معمولی حصہ چندہ دینے والوں کی طرف سے صدقہ کے طور پر سالانہ غرباء میں خرچ کیا جائے گا۔"

(۷) "مرکز میں ایک اہم لائبریری قائم کی جائے گی اور اس کے ہال میں ان تمام لوگوں کے نام لکھ دیئے جائیں گے۔"

(۸) "دس سال ہر سال پہلے سے زیادہ چندہ دینے والوں کے متعلق ایک اور تجویز بھی ہے مگر میں اس کا ذکر کرنا نہیں چاہتا۔"

(۹) دفتر تحریک جدید احباب کرام کو یاد دلاتا ہے۔ جس طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہ ارشادات ابتدائی زمانہ کے ہیں۔ اسی طرح دفتر تحریک جدید نے ۱۹۴۲ء میں ایک پانچ سالہ مجاہدین تحریک جدید کی فہرست اخبار الفضل کے مختلف نمبروں میں شائع کی تھی۔ تاپانچ سالہ حساب کے بقایادار بھی اپنا اگر کوئی بقایا ہو تو صاف کرلیں۔

(۱۰) ظاہر ہے کہ تحریک جدید کے مجاہدوں کی فہرست شائع کرنے کا اعلان تو اوائل تحریک سے ہی ہوتا رہا ہے۔ یہ نہیں کہ دفتر کو اب انیس سال کے بعد خیال پیدا ہوا ہے بلکہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا شروع تحریک سے ہی ارادہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری فوج کی یادگار قائم رکھی جائے اور دس سال پورے ہوجانے کے بعد قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق نو سالہ میعاد بڑھا کر انیس عدد پورا کیا جیسا کہ فرمایا۔

"میں نے نو سالہ میعاد کی زیادتی دس سال ختم ہونے کے بعد قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق بڑھا دی کہ دوزخ پر انیس نگران ہوں گے۔ پس میں نے چاہا کہ تحریک جدید کی ہر جماعت کی قربانی انیس سال ہوجائے اور دوزخ کے انیس دارو غہ بجائے ان کے دشمن ہونے کے ان کے دوست بن جائیں۔"

(۱۱) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں جن کا دس دس سال کا چندہ تحریک جدید ادا تھا دفتر کی طرف سے ایک دس سالہ چٹھی ۱۹۴۵ء اور ۱۹۴۶ء میں ارسال کی گئی تھی۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قلم مبارک سے لکھ کر اظہار خوشنودی کا سرٹیفکیٹ عطا فرمایا تھا۔ جو احباب کو بھیجا گیا تھا۔

اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اوائل تحریک جدید کے ارادہ کے مطابق انیس سالہ حساب کی فہرستیں بن رہی ہیں جو بعد تکمیل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گی اور دفتر حضور کی خدمت میں درخواست کریگا کہ حضور ایدہ اللہ تحریک جدید کی ایک مختصر سی تاریخ مرحمت فرمائیں تا اس کے ساتھ فہرست شائع ہوسکے۔ پس ابھی کچھ تھوڑا سا وقفہ ہے کہ دوست اپنا بقایا ادا کرکے شامل فہرست ہوجائیں اور دفتر تحریک جدید بقایاداران کو دو دو تین تین دفعہ اطلاع دے چکا ہے۔ ایک بڑا حصہ ادا کرچکا ہے اور کچھ ادا کررہے ہیں۔ اور تھوڑا حصہ وہ بھی ہے جو خاموشی سے وقت گذار رہا ہے۔ پس انہیں چاہیئے کہ اس وقفہ کو غنیمت سمجھیں تا اشاعت فہرست کے بعد ان کو حسرت و افسوس نہ ہو۔ وہ دل میں اس وقت بونہ کہیں ؎

قسمت تو دیکھئے کہ کہاں ٹوٹی کمند
دوچار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ملازم پیشہ احباب اپنے ماہوار چندہ عام یا حصہ آمد کے ہمراہ

جلسہ سالانہ کا چندہ بھی باقساط ادا کریں

مجلس مشاورت ۱۹۵۵ء میں کثرت رائے سے یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ملازم پیشہ احباب ماہوار چندہ کے ہمراہ جلسہ سالانہ کا چندہ بھی باقساط ادا کیا کریں۔ جماعتوں کی طرف سے جو نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۵۵ء میں شامل ہوئے تھے۔ ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس قسم کے فیصلوں کی تکمیل کرانا ان کے فرائض میں داخل ہوتا ہے۔ اس لئے اپنی اپنی جماعت کے حسابات کا جائزہ لیں۔ اور اگر کسی ملازم پیشہ یا تاجر پیشہ دوست کی طرف سے ماہ بماہ چندہ ماہوار کے ساتھ جلسہ سالانہ کا چندہ وصول نہیں ہورہا ہے تو ان سے جلسہ سالانہ کا چندہ وصول کرانے میں عہدیداران مال کی امداد فرمائیں۔

امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ اس فیصلہ کی تکمیل کے لئے مناسب کارروائی عمل میں لاکر ممنون فرمائیں۔ اور براہ نظارت ہذا اپنی کارگذاری کی رپورٹ بھجوائیں۔ جس سے یہ علم ہوسکے کہ ان کی مساعی کے نتیجہ میں کس حد تک چندہ جلسہ سالانہ کے وصول کرنے میں کامیاب ہورہی ہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

---

(۱) داخلہ بی۔ ڈی۔ ایس

درخواستیں بنام Principal de Montmorency college of Dentistry Lahore

۱۵/۹/۵۵ تک مطلوب۔ شرائط۔ ایف۔ ایس۔ سی (میڈیکل) تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو پراسپکٹس قیمتی یک روپیہ علاوہ محصولڈاک جو [illegible] بک ڈپو لاہور سے پیشگی قیمت و محصولڈاک بھیجنے سے ملتا ہے۔ (سول لاہور ۲۶/۸/۵۵)

(۲) بہروں کے اساتذہ کی ٹریننگ

Traing college for Teachers of the Deaf

نزد چوبرجی لاہور واقع ہے۔ داخلے کے لئے درخواستیں فوراً بنام پرنسپل مطلوب۔ عرصہ ٹریننگ یک سال۔ فیس ندارد۔ ہوسٹل موجود۔ چند وظائف بھی دیئے جائیں گے۔ شرائط: انڈر گریجوایٹ و فرسٹ ڈویژن میٹرک۔ فارم درخواست و تفصیلات کے لئے مبلغ تیرہ آنے بذریعہ منی آرڈر ارسال کرکے پراسپکٹس طلب کریں۔ (سول لاہور ۲۶/۸/۵۵) ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

---

(۱) دعائے مغفرت

سید نصیر الدین صاحب مرحوم مہاجر قادیان کے چھوٹے صاحبزادے سید عبدالستار صاحب جو میرے نسبتی بھائی تھے۔ طویل بیماری کے بعد بمبئی میں وفات پاگئے۔ مرحوم نوجوان تھے۔ پسماندگان میں تین بچے اور ایک بیوی ہے۔ آپ پہلے پیغامی خیالات رکھتے تھے۔ بعد میں بیعت خلافت کی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عزیز مرحوم سے خاص شفقت رکھتے تھے اور مرحوم کے حالات دریافت کرتے رہتے تھے۔ جماعت احمدیہ بمبئی کے مخلص ممبر تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کا خود کفیل ہو۔

(پیر خلیل احمد کارکن دفتر امور عامہ ربوہ ۲۷ اگست ۵۵ء)

(۲) مؤرخہ ۲۳ اگست ۱۹۵۵ء منگل کے دن ڈاکٹر سید شفیع احمد صاحب مرحوم محقق دہلی اور بیگم شفیع کی سب سے بڑی لڑکی سیدہ تسنیم شفیع کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی عمر ۲۲ سال تھی۔ احباب اور درویشان سے مرحومہ کی مغفرت کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں داخل فرمائے (آمین) اور پسماندگان کو خصوصاً ضعیف والدہ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہر حال میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

سید حمید احمد (دفتر دستکاری) میکلیگن روڈ لاہور

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

بجٹ فارم جلد از جلد مرکز میں بھجوادیں

(نائب معتمد)
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

صنعتی نمائش میں امریکہ کی جدید ترین پویلین

پاکستان کی تیسری بین الاقوامی صنعتی نمائش کے احاطہ میں ایک بالکل جدید طرز کی پویلین زیر تعمیر ہے۔ اس پویلین میں جو چیزیں نمائش کے لئے پیش کی جائیں گی۔ ان میں ایک ٹیلیویژن اسٹیشن بھی ہے۔

یہ پویلین سیمنٹ سے بنائی جا رہی ہے اور اس کا فرش ۱۲ ہزار ۷ سو مربع فٹ پر مشتمل ہوگا۔ امریکہ نے تجارتی صنعتی زرعی اور تعلیمی معاملات میں جو جدید ترین ترقیاں کی ہیں۔ نمائش میں ان کو پیش کیا جائے گا

۲۱ جون کو سنگ بنیاد رکھتے وقت امریکی سفیر ہوریس اے ہلڈرتھ نے اس پر خوشی ظاہر کی تھی کہ وہ نمائش میں امریکی پویلین کی تعمیر کے کام کا آغاز کر رہے ہیں۔ ہیں نمائش کی کامیابی کا منتظر ہوں کیونکہ یہ کامیابی پاکستان اور امریکہ کے درمیان تجارتی تعلقات کو وسعت دینے کا باعث ہوگی۔

اس موقع پر پاکستان کی وزارت صنعت کے نائب سیکرٹری جناب ایس ایس حیدر نے کام کا آغاز کرنے پر سفیر امریکہ کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی صنعتی نمائش میں امریکہ کی پہلی بار شرکت سے نمائش کی اہمیت بڑھ جائیگی

امریکی نمائش کا موضوع "زیادہ روشن مستقبل کی طرف" ہے۔ نمائش کی نگرانی مسٹر بریڈلے فنک کر رہے ہیں اور ولیم ملیان کے معاون منیجر ہیں۔ یہ دونوں وسط جولائی سے چارلس ایم شا کے ساتھ کراچی آئے ہوئے ہیں۔ مسٹر شا امریکہ کے ماہر خاکہ ساز (ڈیزائینر) ہیں۔

مسٹر فنک بفیلو (نیویارک) کی تجارتی اور شہری سرگرمیوں میں کئی سال تک نمایاں طور پر حصہ لے چکے ہیں۔ وہ فلنٹ اینڈ کینٹ ڈیپارٹمنٹ اسٹور کے کاروباری منتظم تھے۔ اور آجکل بفیلو یونیورسٹی میں کاروبار اور اشتہارات کے پروفیسر ہیں۔

مسٹر شا ایک خاکہ ساز فرم مسمی "شا پارکر ایسوشی ایٹس" کے حصہ دار ہیں۔

نمائش میں جو ٹیلیویژن اسٹیشن قائم کیا جا رہا ہے۔ وہ امریکہ کی ریڈیو کارپوریشن نے فراہم کیا ہے۔ عمارت میں اسٹوڈیو کے چاروں طرف شیشے لگے ہوں گے۔ جن میں سے تماشائی فنکاروں کو پروگرام پیش کرتے ہوئے دیکھ سکیں گے۔ ٹیلیویژن کا یہ پروگرام نمائش کے میدان میں جگہ جگہ دیکھا جا سکے گا۔ اسٹیشن چلانے کا کام ریڈیو کارپوریشن کے ٹیلیویژن کے دس فنی ماہر انجام دیں گے۔ کام مسٹر ایڈورڈ ڈینہم زیر ہدایت ہوگا۔ مسٹر ڈینہم امریکی شعبہ اطلاعات میں مشیر ہیں۔ اور شہر نیویارک میں نیشنل براڈ کاسٹنگ کمپنی کے موسیقی کے پروگرام کے سلسلہ میں رابطہ کے فرائض انجام دیتے ہیں انہوں نے ریڈیو پاکستان کے ڈائرکٹر مسٹر زیڈ اے بخاری سے مل کر یہ انتظام کیا ہے کہ ریڈیو پاکستان کے کارکن ٹیلیویژن اسٹیشن کو چلانے میں امریکی ماہرین کے ساتھ شرکت کریں۔

امریکی پویلین کی ایک اور خصوصیت تجارتی مرکز اطلاعات ہوگی۔ یہاں سے پاکستانی اور امریکی تاجروں کے درمیان تعلق بڑھانے کے لئے ان کی باہمی ملاقات وغیرہ کا انتظام ہوگا۔ یہاں تاجر اپنے نام اور پتے درج کر سکیں گے۔ تاکہ تجارتی استفسارات ان سے براہ راست کئے جا سکیں۔

مشرقی پاکستان میں عمارتی لکڑی حاصل کرنیکا منصوبہ

مشرقی پاکستان میں عمارتی لکڑی حاصل کرنے کا جو نیا منصوبہ شروع کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ سے پاکستان ہر سال بیس لاکھ روپے مبادلہ خارجہ کے طور پر بچا سکے گا

منصوبہ چھ سال میں مکمل ہوگا۔ اور اس پر پچاس لاکھ روپے خرچ آئیں گے۔ اس منصوبہ کے تحت مشرقی پاکستان کے سات سو مربع میل جنگلوں سے لکڑی حاصل کی جائیگی۔ ان جنگلوں میں ... فٹ بلند اور بیس فٹ موٹے درخت ہوتے ہیں۔ ... عظیم ترین درختوں میں سے ہیں۔ ان درختوں کی قسمیں ...

پاکستان میں صنعتی ترقی کے روشن امکانات

چھ امریکی عنقریب پاکستان آنے والے ہیں تاکہ ملک کے لئے صنعتی ترقی کا منصوبہ تیار کرنے میں حکومت پاکستان کی مدد کریں۔ یہ منصوبہ معاشی ترقی کے پنجسالہ منصوبہ کا جسے پلاننگ بورڈ تیار کر رہا ہے ایک جزو ہوگا۔

ماہرین میں صنعتی معاشیات۔ کیمیاوی انجنیئری پارچہ بافی کی انجنیئری۔ میکانکی صنعتی انجنیئری۔ غذائی اشیاء کو ڈبوں میں بند کرنے کی انجنیئری اور منیجمنٹ انجنیئری کا ایک ایک ماہر ہوگا۔ امریکی ماہرین پاکستان میں ایک سال قیام کریں گے۔

ماہرین ایک معاہدہ کے تحت یہاں آ رہے ہیں۔ یہ معاہدہ حال ہی میں ہوا ہے اور اس پر پاکستان کی طرف سے وزارت امور معاشی کے سیکرٹری مسٹر سعید حسن نے اور امریکہ کی طرف سے آئی۔ سی۔ اے کے پاکستانی مشن کے ڈپٹی ڈائرکٹر مسٹر جیمز سی ہیرڈ (جونیئر) نے دستخط کئے ہیں۔

اس معاہدہ کی رو سے اس سال پاکستان ۷۶ ہزار ۱۱۸ روپے دیگا۔ اور امریکہ ۳ لاکھ ڈالر منصوبہ کے کل اخراجات پورے کرنے کے لئے آئندہ سال پاکستان اسی قدر رقم اور دے گا اور امریکہ ڈھائی لاکھ ڈالر۔

حکومت نے پلاننگ بورڈ کے چودھری بشیر احمد کو اس منصوبہ کا ڈائرکٹر مقرر کیا ہے۔ تاہم مقام صنعتی مشیر مسٹر جارج ڈی ٹامس ان کی مدد کریں گے

حکومت پاکستان نے درخواست کی تھی کہ اس کے لئے فنی مشیروں کی کسی امریکی فرم کی خدمات فراہم کی جائیں تاکہ۔

(۱) وہ پاکستان میں صنعتی ترقی کی مختلف امکانی صورتوں کا تجزیہ کرے اور ان کی افادیت کا اندازہ لگائے۔

(۲) خاص خاص صنعتوں کی ترقی کے امکانات کا مطالعہ کرے جس میں متبادل اشیاء کی پیداوار کے کارخانوں کے لئے مناسب مقام۔ ان کی عمومی تنظیم اور اشیاء کی فروخت کے طریقوں کے متعلق واضح سفارشات بھی شامل ہوں۔

(۳) پاکستانیوں کو جو کام سیکھنے کے لئے امریکی مشیروں کے ساتھ لگائے گئے ہیں۔ صنعتی ترقی کی منصوبہ بندی کے طریقوں کی عملی تربیت دی جائے گی۔

توقع ہے کہ اس سال کے آخر تک ... پاکستانی تربیت حاصل کر لیں گے کہ امریکی مشیروں کے چلے جانے کے بعد وہ کام کو جاری رکھ سکیں گے۔ ضرورت محسوس ہونے پر امریکی مشیروں کی مدت تقرر میں توسیع کی جا سکتی ہے۔

امریکی مشن نے ریاست الی نائے کے شہر شکاگو کی ممتاز فرم "فورڈ بیکن اینڈ ڈیوس" کو ایک سال کے لئے حکومت پاکستان کے صنعتی مشیر کے فرائض انجام دینے کے لئے منتخب کیا۔

یہ فرم آئندہ چار سال کے لئے صنعتی ترقی کی پالیسی اور پروگرام کا اجمالی خاکہ تیار کرنے میں حکومت کی مدد کرے گی اور پاکستانیوں کو صنعتی جائزہ اور منصوبہ بندی کے ان کاموں کی تربیت دے گی جنہیں اس وقت امریکی مشیر انجام دے رہے ہیں۔

ایک سال بعد موجودہ چھ ماہرین کی مدت تقرر کے ختم ہونے پر سال بھر سے کم مدت کے لئے ضرورت پیش آنے پر دوسرے ماہرین بلائے جا سکتے ہیں۔ موجودہ مطالعہ کے اصول وہی ہوں گے جو پاکستان میں فولاد کی صنعت کے لئے امریکی کمپنی نے اختیار کئے تھے۔

جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان کی امدادی سرگرمیاں

(بقیہ صفحہ اوّل)

ایک اور اطلاع کے مطابق جو سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ ڈھاکہ نے ارسال فرمائی ہے جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے مشرقی بنگال کے وزیر اعلےٰ مسٹر ابو حسین سرکار سے ملاقات کی اور ان کو سیلاب زدگان کی امداد کے لئے انجمن احمدیہ ڈھاکہ کی رضاکارانہ خدمات پیش کیں۔ اور ان کو بتایا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے ایک معقول رقم اس غرض کے لئے منظور کی ہے۔ آنریبل وزیر اعلےٰ نے جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ ڈھاکہ سے کہا کہ وہ کل ان کو دوبارہ ملیں تاکہ ان کو ایک ایسا رقبہ دیا جائے۔ جہاں پر ان کے رضاکار کام کر سکیں۔ وفد میں محمد عمر بشیر احمد صاحب جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ ڈھاکہ۔ محمد سلیمان صاحب سیکرٹری مال۔ اور جناب شاہ محمد عمر صاحب کے علاوہ غلام قادر صاحب چوہدری جو کہ مجلس دستور ساز کے ممبر بھی ہیں شامل تھے۔ علاوہ ازیں صوبائی وزیر مسٹر عزیز الحق صاحب سے بھی جنرل سیکرٹری احمدیہ انجمن ڈھاکہ اور مسٹر غلام قادر چوہدری ایم۔ سی۔ اے نے ملاقات کی اور ان کو بتایا کہ لندن سے حضرت امام جماعت احمدیہ کی فوری ہدایت کی بناء پر جماعت احمدیہ نے ریلیف کا کام شروع کیا ہے۔ آنریبل منسٹر نے یقین دلایا کہ حکومت ان کے اس نیک کام میں ان کی ہر ممکن مدد کرے گی۔

واضح رہے کہ آجکل ہمارے دو مرکز چٹگام اور چاٹگام ہرا میں کام کر رہے ہیں۔ چاٹگام ہرا میں ادویہ کے علاوہ سیلاب زدہ لوگوں میں نقد رقم بھی تقسیم کی گئی۔

بارش سے متاثرہ اشخاص کی امداد کیلئے خدام الاحمدیہ لائلپور کی پیشکش

ربوہ ۳۱ اگست۔ لائلپور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ بارش کے موقع پر مقامی مجلس خدام الاحمدیہ نے متاثرہ اشخاص کی ہر ممکن مدد کرنے کی پیشکش کی۔

ربوہ سے مکرم قائمقام نائب صدر صاحب و معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی متاثرہ علاقہ کا جائزہ لینے کے لئے تشریف لے گئے۔ چنانچہ انہوں نے مقامی مجلس کے عہدیداروں کے ہمراہ متعدد علاقوں کا دورہ کیا اور متاثرہ افراد سے اظہار ہمدردی کیا۔ نامہ نگار

بقیہ لیڈر صفحہ ۲ سے آگے

اسلام کے نقطۂ نگاہ سے بھی ایسی سرگرمیاں صحیح نہیں ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ بعض اسلام کے نام پر کھڑا ہونے والی جماعتیں بھی اشتراکیت کی تقلید میں ہڑتالوں وغیرہ قسم کی چیزوں کے ذریعہ ملک میں انتشار اور بدامنی پھیلا کر اپنا الو سیدھا کرنے سے گریز نہیں کرتی رہیں۔ ہڑتالوں کی سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ یہ اکثر فسادات کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ اور لوگ ان کو لاقانونی کی طرف لے جاتی ہیں۔ حالانکہ اسلام لاقانونی اور فساد و فتنہ کی سخت مذمت کرتا ہے اسی وجہ سے قانوناً قائم شدہ ارباب حکومت کے خلاف ایسی جرح قدح جس سے عوام کے دل مسموم ہوں۔ اور انہیں بغاوت پر اکسائیں۔ اسلام میں ممنوع قرار دی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ ارباب حکومت کے خلاف معقول طریقہ سے ضروری باتیں نہ کہی جائیں۔ لیکن ہر وقت انہیں گالیاں دیتے رہنا اور اسے روزمرہ کا معمول بنا لینا کسی طرح جائز نہیں ہے۔

ہماری حکومت میں بہت سی برائیاں ہیں یہ درست ہے۔ مگر عوام کو یہ سمجھانا کہ ارباب حکومت میں سے کوئی ایک بھی دیانتدار نہیں ان میں صرف برائیاں ہی برائیاں ہیں اور کوئی اچھائی نہیں۔ ٹھیک نہیں ہے۔ اس سے ملک میں انتشار پیدا ہوتا ہے۔ انگریزی میں ایک مثل ہے۔ کہ اگر کتے کو ایک برا نام دیا جائے تو وہ برا ہی بن جاتا ہے۔ اگر ہم سب کو برا ہی کہتے جائیں۔ اور کبھی ان کی خوبی کو بیان نہ کریں۔ تو اس کا نتیجہ وہی نکلے گا جو تباہی سے کسی طرح کم نہیں ہوگا۔

پچھلے دنوں حکومتی الٹ پلٹ میں بعض لیڈروں نے جو کردار دکھایا ہے۔ وہ واقعی افسوسناک ہے مگر ہمیں اخبارات کو محض ان کی ہجو لکھنے پر محدود نہیں کر دینا چاہیئے۔ اگر سخت مذمت ہو تو پھر بھی لہجہ نہایت متین اختیار کرنا چاہیئے۔ اور معقولیت کی باتیں کہنی چاہیئں۔ محض معاندانہ رویہ نہیں اختیار کرنا چاہیئے۔ اور تعصب سے کام نہیں لینا چاہیئے۔

ایک یونٹ اسمبلی کے انتخابات ضلع وار کرائے جانے کی سفارش

مسلم لیگ اور متحدہ محاذ کی مشترکہ سب کمیٹی نے سفارشات پیش کر دیں

کراچی ۳۱ اگست۔ مسلم لیگ اور متحدہ محاذ نے ایک یونٹ بل میں ترامیم اور دیگر متعلقہ امور پر غور کرنے کے لئے جو مشترکہ سب کمیٹی قائم کی تھی۔ اس نے اپنا کام تقریباً مکمل کر لیا ہے۔ کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ ایک یونٹ کی عبوری اسمبلی کے انتخابات ضلع وار ہوں۔ اور ہر ضلع کا کوٹہ مقرر کیا جائے۔ اور موجودہ صوبائی اور ریاستی اسمبلیوں میں ان اضلاع کے جو ممبر ہیں وہ اپنے اپنے اضلاع کے نمائندوں کا انتخاب کریں۔

سب کمیٹی نے ایک یونٹ بل کے مختلف پہلوؤں پر غور کیا۔ کراچی کے متعلق کمیٹی نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اسے بھی جیسا کہ بل میں کہا گیا ہے۔ بالآخر ایک یونٹ میں ہی شامل رہنا چاہیئے۔ لیکن نیا دستور بننے تک کراچی کا نظم و نسق مرکزی حکومت کے پاس ہی رہنا چاہیئے۔ چنانچہ اس وقت کمیٹی نے قانونی ماہرین سے کہا ہے کہ وہ ان سفارشات کی روشنی میں بل کی کراچی سے متعلق دفعات کا نیا مسودہ تیار کریں۔ نیا مسودہ کمیٹی کے سامنے پھر پیش ہوگا۔

نئی دہلی ۳۱ اگست لنکا میں ہندوستان کے ہائی کمشنر مسٹر گری نے کہا ہے کہ لنکا اور ہندوستان کے تعلقات انتہائی طور پر کشیدہ ہو گئے ہیں اور لنکا میں بسنے والے ہندوستانی باشندوں کا مسئلہ بہت زیادہ نازک صورت اختیار کر گیا ہے۔ آپ نے الزام لگایا کہ وزیر اعظم لنکا اس مسئلہ کو حل کرنے میں بین الاقوامی وسعت نظر سے کام نہیں لے رہے۔